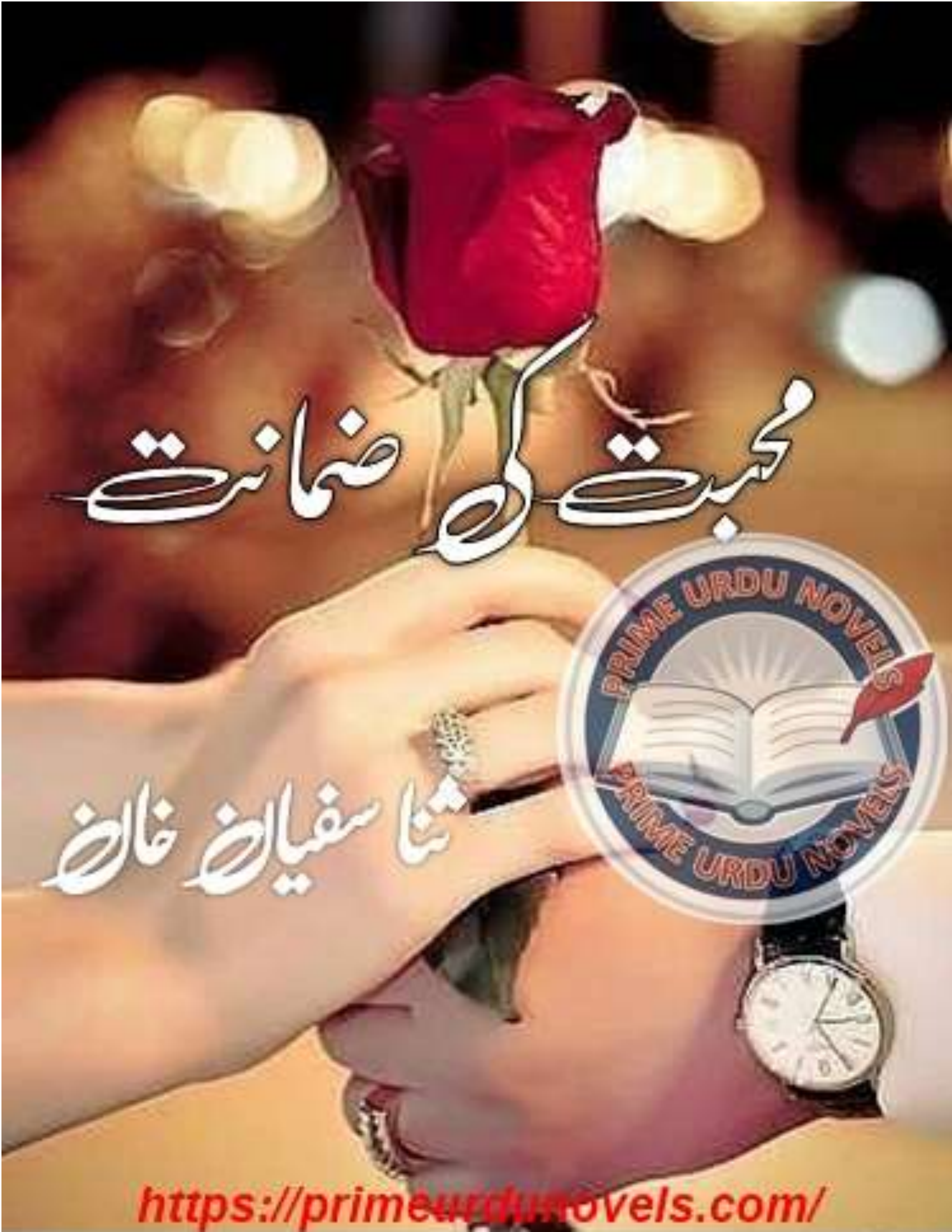

محبت کی ضمانت

ثنا سفیان خان

محبت کی ضمانت

ثناسفیان خان

پکڑو لڑکی کو بھاگ رہی ہے۔ پکڑو۔۔۔۔ جانے نہ پائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اندھیری رات۔۔ پگلی سڑک بھاگتے۔۔۔ پیرو میں کنکری چبھگی۔۔۔۔ لیکن بھاگتے پیرو سے۔۔۔ اللہ سے دعائیں مانگتے ذبان سوکھ رہی۔۔۔ یا اللہ تو ہی مالک و خالق ھے۔ یا اللہ تو رب اں رحیم ھے۔ اے اللہ تو چاہے جس کو عزت دے۔ تو چاہے جس کو زللت دے۔۔۔ یا اللہ تو ہی میری عزت کی حفاظت کرنا۔۔۔؟

------□:;-)□---□:')□"انا بی---انا بی---------کہا ہے آپ،،

ماہم کی آواز پر سکینہ بی بی کی تکلیف دہ سوچوں مے کمی آگئی۔

"انا بی آپ کو پتا ہے میرا ٹرانسفر ہو گیا ہے۔مجھے ہمیشہ سے گاؤں اچھا لگتا تھا۔اور میرا گاؤں میں ٹرانسفر ہوا ہے"

اپنی بات کے اختتام پر انا بی کے چہرے پر بے یقینی اور خوف سا واضح ہوُا۔--

تو کیا بچیا آپ گاؤں جاوءگی۔اور وہاں نوکری کروگی۔استاد کی گاؤں میں کمی پڑگیء ہے کیا؟؟؟-------کویء ضرورت نہیں ہے جانے کی۔یھی کرو جو کرنا ہے۔

"انا بی ہم گاؤں جارہے ہیں آپ اتنا ڈر کیوں رہی ہے۔اور آپ پریشان کیوں ہے میں کونسا ان لوگوں کے پاس جا رہی ہوں۔میں چلی جاؤں نگی تو کونسا انکو پتا لگ جانا ہے کہ میں ماہم سکندر ہوں۔اور وہی ماہم سکندر ہوں۔ایک نام تو ہزاروں ہوتے ہیں"۔

ماہم لاپرواہی سے مسکرا کر کہتی۔عقیدت اور محبت سے انکا ہاتھ تھامتی بولی۔

ٹھیک ہے بیٹا کب تک نکلنا ہے۔

"کل تک وہاں جوائن کرنا ہے"۔

□:-)□

"انا بی یہ گاؤں تو کافی خوبصورت ہے۔ لوگ جیسا گاؤں کا نقشا کھیچتے ہے۔ اس سے الگ ہے۔ یھا ھر سہولت موجود ہے۔ پکی سڑک۔۔۔ اسکول۔۔۔۔ اسپتال۔۔۔ اور اب اسکول کے سامنے گرلز ڈگری کالج بن رہا ہے"۔

ماہم کافی جوش وخروش کے ساتھ انا بی کو بتا رہی تھی۔

"انا بی میں جا رہی ہوں۔ ۱۰منٹ پر ہے اسکول۔ میں پیدل ہی جاؤ نگی اور بس جوائننگ لیٹر دے کر آجاؤ نگی"

،،ماہم اپنا حجاب سہی کرتی نکل گیء۔

اسکول کی principal۔ کو later دینے کے بعد وہاں کے female teacher stof سے ملنے کے بعد نکل رہی تھیں۔ ساتھ میں وہاں کی مقامی teacher حنا بھی تھی.

وہ دونوں جیسے ہی آگے بڑھی کی تبھی سڑک سے ۸بلیک کلر کی b.m.w ایک ہی لائن سے گذرتی ان کے ارد گرد مٹی کا طوفان برپا کر گی۔۔۔۔۔

"یہ کون پاگل انسان تھا"

ماہم اپنے حجاب سے مٹی کا گرد جھاڑتی ہوي چلاي۔۔۔

"سردار عون عباس جعفری یہ سارا علاقہ ان کا ہے"۔

حنا عقیدت سے ان گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے ماہم کو بتایا۔

اس نام پر ایک پل کے لئے ماہم کے قدم تھمے فر چلنے لگے۔

"دشمنوں کے لئے دشمن اور دوستوں کے لئے دوست ہیں ہمارے سردار ساءی۔ گاوءں کے بچے بچے کی زبان پر انکا نام رہتا ہے۔ ہمارے گاؤں کو ہر سھولت مہیا کرانا۔ ہر گھر کو دیکھنا اپنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔"

حنا اپنے سردار ساءی کے خلاف "پاگل" لفظ سن کر صفاءی پیش کرنے کے ساتھ تعریفوں کے پل باندھ دیے۔

ماہم یے سارے لفظ منھ بگاڑ کر سنتی اپنے گھر کی طرف موڑ گی۔

ماہم سکندر عام سے نین نقش، ساولا ہلکا غولابی کلر، لیکن سبسے خاص گالوں میں پڑتا ننھا گڑھا اور غولابی کٹیلے ہوٹ، جو دیکھنے والے کو مبہوت کر دے، سر پر اسکارف لگاءے، آٹھوی کلاس میں گیی۔

اسکول پرنسپل نے ماہم سکندر کے ڈاکومنٹس دیکھنے کے بعد چھٹی کلاس سے بارہویں تک ایک ایک بیل دے دی۔

ماہم نے کلاس میں پڑھاتے وقت غور کیا کہ ایک ۱۳سالا بچا سارے بچوں کو پریشان کر رہا ہے۔

"بیٹا آپ کھڑے ہو جاؤ"

ماہم نے تہمل سے کھا۔

"مس آپ مجھے جانتی نہیں ہیں، کی میں کون ہوں، ورنا آپ مجھے کھڑے ہونے کو نہیں بولتی۔"

وہ ۱۳ سالہ گولو گپلو سا بچا مغرور لبو لہذے بولا۔

کی تبھی بیل لگ گیء، اور ماہم روم سے باہر چلی گئ، تبھی راہداری میں حنا ملی،

ماہم نے اس بچے کے بارے میں پوچھا تو حنا نے خوف سے بڑی بڑی آنکھیں فیلا کر بتایا۔

"وہ بچا عون عباس جعفری کا بھائی حمزہ عباس جعفری ہے، بے حد مفرور اور بگڑا ہوا ہے، اور استاد کو نکلوانا اسکے باءے ہاتھ کا کھیل ہے، کھی ایسا نہ ہو کہ تمہارے پیچھے پڑ جائے اور تم کو یہاں سے نکلوا دے"۔

حنا جلدی سے ماہم کو سمجھانے لگی۔

"اچھا میں ڈرتی تو ہو نہیں، اور میی چاہتی ہوں کہ میں ہی اسے سودھاروں"۔

ماہم نے بےفکری سے مسکراتے ہوئے کہا۔

دو تین دن حمزہ عباس جعفری کی بدتمیزی دیکھتے گزر گیا، اگلے دن حمزہ کو ماہم نے کلاس روم کے باہر نیکال دیا۔

حنا نے ماہم کو کافی سمجھایا۔۔۔۔

حمزہ موہ فولاے کافی غوسسے سے صوفے پر ٹانگ فیلاے بیٹھا تھا۔

تبھی آغا جان اندر آے۔۔۔۔

"کیا ہوا میرے لاڈلے کو، کسی نے کچھ کہا ہے کیا،"

آغا جان نے حمزہ کا سر سہلاتے ھوے پوچھا۔

آغا جان آپ لالا کو بولے کہ میری مس کو نکال دے۔ آج انہوں نے مجھے کلاس سے باہر نیکال دیا تھا۔۔

حمزہ نے غوسسے سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے کل بھیجتا ہوں عون کو، اتنی ہمت کسنے کی"۔

عون عباس جعفری، خڑی مغرور ناک، کشادہ پیشانی، بھوری آنکھیں، عنابی لب، 6فٹ سے نکلتا ہوا قد، بے حد گوری رنگت،

26سالا عون عباس جعفری،،،،

کورتا شلوار پہنے، بلیک چادر کندھوں پر ڈالے، اسکول کے سامنے اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کے نکلا کتنے آنکھوں کو خیرہ کر گیا۔

مس ماہم سکندر آپکو پرنسپل آفس میں بولا رہے۔

ماہم تورنت آفس میں پھوچی۔۔۔۔۔

میم، آپنے مجھے بلایا۔۔

ماہم پرنسپل آفس میں جاکر پو چھا۔۔۔

آپ نے اپنی کلاس سے حمزہ عباس کو باہر کیو نکالا، ؟

پرنسپل نے چشما سہی کرتے ہوئے کہا۔۔ ؟

میم ،وہ بچوں کو پریشان کر رہا تھا اور بدتمیزی بھی۔۔۔۔۔۔

"مس ،آپ جو کوئی بھی ہیں، مجھسے نہیں مطلب، لیکن آپ حمزہ کو خڑا کرنے یا، باہر نکالنے سے پہلے آپ گھر کمپلین کرے۔ اسکے بعد کوچھ کریں، "

سردار عون عباس جعفری کی ماہم کی طرف پیٹھ تھی۔ اور لہجہ اتنا سرد۔۔۔۔

اور ماہم مونھ کھولے، ے ساری باتیں برداشت کی،

"مسٹر عون عباس جعفری، ڈانٹ تو آپ ایسے رہے جیسے میں آپ کی رعایا ہو، میں یہاں پڑھانے آتی ہو، اسلیے مجھے جو ٹھیک لگے گا میں وہی کرونگی، مانا کی یے اسکول آپکا ہے، پر میں آپ کی زرخرید غلام نہیں "

ماہم غوصصے سے لال چھرء کیے، بگڑے موڈ کے ساتھ تعریفوں کے یے الفاظ ادا کیا۔۔۔۔

"مس"۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی سردار عون عباس، پلٹ کر اگلا لفظ کہتا کہ نظر پل بھر کے لئے ماہم کے چہرے پر ٹھر گئیں،

آنکھوں کا زوردار تصادم ہوا،

اور فورن نظروں کا زاویہ بدل کر ماہم نے اس کے لفظ بڑی دیدہ دلیری سے کاٹے،،،،

"ماہم سکندر نام ہے میرا"

دیوار کو گھورتے ہوئے جیسے اپنا نام بتاکر اسکے غیان میں اظافا کیا ہو۔۔۔۔۔

"کھڑوس"

ماہم اچھے خاصے لفظ کا استعمال کرتے ہوئے وہاں سے واقآوٹ کر گی۔۔۔۔۔۔

پتا نہیں سمجھتے کیا ہے اپنے آپ کو، روب تو ایسے جھاڑ رہے تھے،، جیسے میں انکی بیوی،، جیسے ہی اپنے لفظوں پر غور کیا، اپنے غالوں کو پیٹتے ہوئے۔؟۔۔ اللہ توبہ استغفار،، پڑھا۔۔۔۔۔ یے میں کیا اول فول سوچ رہی ہوں۔۔۔

ماہم اپنا سر جھٹک کر دوسرے کلاس میں چلی گئ۔۔۔

آگے کیا ہو گا اس سے بے خوف۔۔۔۔۔۔

"یہ مجھے کیا ہوا، جب مینے اسکی طرف دیکھا تو میری نظر پلٹنے سے انکاری کیو ہو گی تھی، مجھے اس کی بات بری کیو نہیں لگی، اور اسکا نام۔۔۔؟"

نہیں نہیں ایک جیسے نام تو ہزاروں لوگوں کے ہوتے ہیں۔۔۔

اور نظر کا کیا ہے، بے ارادہ پڑ گئ تھی۔۔۔۔۔۔

سردار عون عباس جعفری اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اپنے آپ کو جھوٹلا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

انا بی،، آپکو پتا ہے، آج یہاں کے سردار ساءی آے تھے، اسکول میں، مجھے وارن کرنے، مینے بھی بہت سنایا۔۔۔۔

بچا کتنا سمجھاؤ، ہر کسی سے پنگہ نہیں لیتے،،،

ویسے یہاں کا سردار ساءی کون ہے؟

انا بی نے ماہم سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

"عون عباس جعفری، کھڑوس ، مغرور، نکچڑھے ، وہ حنا کی بچی تعریف تو ایسے جھاڑ رہی تھی جیسے نرم دل شھزادے،،، ھوں۔"

ماہم موہ کے معصوم ذاویے بگاڑ کر بتاتی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اور انا بی نام سن کر دل ہی دل میں شادیانے بجا لای۔۔۔

ماہم انکا چھرہ دیکھ ہی نہیں پائی۔۔۔۔۔۔۔

اگلے دن چھوٹی کے وقت دوپہر میں ماہم واشروم گئی، کی تبھی کسی نے لاک لگا دیا،

"کوئی ھے، دروازہ کھولو،"

ماہم دروازہ پیٹتے بیھال ہو گی۔۔۔۔

کہاں رہ گئی ماہم ابھی تک ای کیو نہیں، چھوٹی ھوءے 5 گھنٹہ گذر گیا،،،

یا اللہ میری بچی کی حفاظت کرنا۔۔۔۔

انا بی پریشانی سے دروازہ میں سے جھاک رہی تھی باہر۔۔۔۔۔

حویلی کے مردان خانے میں دینوں بھاگ کر آیا،،

"سردار ساءی، گجب ہو گیا، وہ جو نی استانی جی شہر سے آی تھی، نہ وہ جی گھر نہیں پھوچی، اسکول سے، ۔۔۔"

"کیا، لیکن گاؤں میں سے لیکر کوئی نہیں جا سکتا"

شاداب، گاڑی نکالو، ھمارے گاؤں کی بات ہے، میں کھود دیکھونگا۔۔۔۔

اسکول پھونچ کر ہر جگہ دیکھ لیا، لیکن کہیں پتا نہیں لگا

گیٹ سے باہر نکلتے اچانک جھماکا ہوا،

"شاداب (عون عباس جعفری کا خاص آدمی) کوئی اندر نہیں آے گا، اور گاڑی پیچھلے گیٹ پر کھڑی کرو، اور سبکو حویلی بھیج دو۔"

اور خود اندر جا کر واشروم کا دروازہ دیکھا، اور کھول کر اندر ہل گیا،

لیکن یہ کیا، ماہم سکندر آنکھیں بند کیے زمین پر پڑی تھی، بیہوش۔۔۔۔

عون عباس جعفری نے ماہم سکندر کا گال تھپتھپایا۔۔

"مس ماہم اٹھے"

لیکن کوئی رسپانس نہیں،،،

فورن اپنی باہوں میں اٹھاے اسکول سے باہر نکلتے گاڑی میں ڈالے اسکے گھر کی طرف روانہ ہوا۔

اور ماہم کو بیڑ پر لٹایا، اور پیچھے دیکھکر ساکت رہ گیا،

PRIME URDU NOVELS PRIME URDU NOVELS

"انا بی"

حیرانی کے ساتھ عون عباس جعفری نے پکارا۔ ۔۔

تبھی انا بی نے پلٹ کر آگے دیکھا اور حیرانی کے ساتھ ، ، ، ،

"میرے جگر کا ٹکڑا"

انا بی آنکھوں میں آنسوؤں لیے محبت سے اپنی باہے فیلا دی۔ ۔۔۔

عون عباس جعفری ، چھوٹے بچے کی طرح انکی باہوں میں سماں گیا۔

اور انا بی نے اسے اپنی باہوں میں بھیچ لیا۔ ۔۔

"انا بی ایسے کوئی کرتا ہے کیا، آپ مجھے اور گڈو کو چھوڑ کے چلی گئی اور اسے ساتھ لے کر چلی گئی، آپنے ایک بار بھی ہمارے بارے میں نہیں سوچا، ہم کیسے آپ کے بغیر رہے، انا بی میری مانو بلی تو کافی بڑی ہو گئی ہے، اور جھگڑالو بھی"

ارے میرے جگر کا ٹکڑا کیسے رہے ہم، ہمی جانتے ہیں،

جیسے ہی عون عباس جعفری بیڈ پر لیٹی ماہم کو دیکھنے لگا، انا بی ماجی میں کھو گئی۔ ۔۔۔۔۔۔

انڈیا کے صوبہ پنجاب کے امرتسر ضلع میں واقع ایک گاؤں، جھا اس گاؤں کے سردار انیس جعفری اور انکی بیوی سکینہ بی بی رھتی تھیں، انکے دو بیٹے تھے، بڑے بیٹے عباس جعفری اور انکی بیوی زینب، اور دو بیٹے تھے، عون عباس جعفری، حمزہ عباس جعفری۔

عباس جعفری نے خاندان میں شادی کی تھی۔ ۔۔۔

جبکہ چھوٹے بیٹے سکندر جعفری نے خاندان سے باہر شادی کی تھی، انکی بیوی مریم اور ایک بیٹی ماہم تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہوت خوشہال گھرانہ تھا۔۔۔۔۔

گاؤں میں سب کچھ ٹھیک تھا۔۔۔

اللہ جانے کیسا طوفان آے اور سب کچھ پلٹ دے۔۔۔۔۔۔ کسی کو کوئی خبر نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔

12سال کا عون عباس جعفری 6ماہ کے حمزہ کو غود میں لیے ہوئے حویلی میں گھوم رہا تھا اور 6سال کی ساؤلی سی مانو بلی کے ساتھ اپنے آغا جان کے پاس گیا،،،،

آغا جان یے مانو بلی بلی میری ہے نا، میں اسے کسی کو نہیں دونگا،

معصوم چہرے کے ساتھ اپنے آغا جان سے جیسے رآی لی گئی ہو۔۔۔۔

تبھی انکی بڑی بہو آ گی،،

ہا آغا جان آپ میرے لاڈلے کے خواہش کو پورا کر دیں،،،

سکینہ تیاری کرو کل حمارے لاڈلے کا نکاح ہے۔۔۔۔۔

پورے گاؤں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی،،،،

پوری حویلی دلہن کی طرح سجای گی تھی۔۔۔

سارا انتظام لان میں کیا گیا تھا، اور انیکسی میں سامان رکھا گیا تھا، گاؤں والوں کو باٹنے کے لئے۔۔۔

نکاح خیر و عافیت سے ہو گیا۔۔۔

ماہم سکندر جعفری سے ماہم عون عباس جعفری ہو گی۔۔۔

چھوٹا سا عون عباس جعفری فولے نہیں سما رہا تھا۔۔۔

عون کی امی ابو اور چچا انیکسی میں سامان لے نے گیے کی تبھی آگ کی لپٹیں بلند ہو گی۔۔۔

انا بی چلاتے ہوئے تینوں بچوں کو بھاگ کر اپنی باہوں میں دبا کر اندر لے جانے لگیں۔۔۔

مریم کی خاندان کی عورتیں سنبھالنے لگی۔۔۔

آگے شولے بھڑکنے لگے۔۔اور دیکھتے ہی دیکھتے حویلی سے تین جانے چلی گئ۔۔۔

گاؤں میں کوہرام مچ گیا۔۔۔۔

اگلے دن حویلی میں ایک نوکر پکڑا گیا۔۔۔۔

کءی گاؤں کے سرداران اکٹھا ہوے۔اور جرغہ میں سنوای ھوی۔۔۔۔

اور نوکر کو سامنے لایا گیا اور اس نے جو بتایا اسے سن کر سبھی لوگ دنگ رہ گئے۔۔۔۔۔

اسنے کہا کہ اسے مریم بی بی نے پیسے دیے تھے اور انھے دوسرے گاؤں کے زمیندار عبدل خالق جو حویلی والوں کا بہت بڑا دشمن تھا۔۔اسسے مریم بی بی ملی ہوئی ہے اور انھوں نے یہ سب کروایا۔۔۔

لیکن ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔

جرگہ نے فیصلہ کیا کہ مریم بی بی کو گاؤں سے نکال دیا جائے۔۔۔۔

اور آغا جان سدمے اور غوسسے کی وجہ سے فیصلہ کو بدل نہیں پاے اور اسے ہی سچ مان لیا۔۔۔

انا بی نے بہوت سمجھایا کہ یہ لوگ سہی نہیں کر رہے۔۔۔۔

ہماری بہو باہر خاندان سے ہے تو کیا ہوا وہ ایسا کچھ نہیں کر سکتیں۔۔۔

اور اگلے دن حویلی میں فیصلہ پر عمل کرنے کا دن تھا۔۔۔۔

کی تبھی رات میں فر حملہ ہوا مریم اور ماہم پر۔۔

کسی طرح انھے انا بی حویلی کے پچھلے حصہ سے باہر نکالنے میں کامیاب ہو گی۔۔۔

تبھی دوشمنوں کی گولی آکے مریم کے پیٹ میں لگی۔۔۔

مریم زمین پر گرتے ہوئے انا بی سے ایک بات بتائیں۔۔

"انا بی کچھ دن پہلے سکندر کو عبدل خالق کے لوگوں نے دھمکی دی تھی اور وہ کر بھی دیے۔۔۔

انا بی میں تو اپنے سکندر کے پاس جا رہی۔۔۔

ماہم آپ کی ذمداری۔۔۔"

انا بی آغا جان کچھ نہیں سمجھ رہے، انکی نظروں میں می غوناہغار ہو۔۔۔

انا بی آپ ماہم کو لیکر چلی جائے۔۔۔۔

اسی رات کے اندھیرے میں انا بی ماہم کو لیکر اور اپنی خاص نوکرانی سغرا کو لیکر، اپنے پیچھے دو معصوم بچوں کو چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔

آخر کچھ دن بعد سچ سبکے سامنے آگیا۔۔۔

آغا جان پچھتانے لگے اور انا بی، ماہم کو ہر ممکن کوشش کی ڈھونڈنے کی لیکن نہیں ملی۔۔۔۔

14سال گزر گیا۔۔۔۔

ماہم 20سال کی ہو گی۔۔۔

چھوٹے سے اپنے گڈڈو کو عون عباس نے پال لیا۔۔۔

حمزہ عباس کی ہر بات ماننا عون عباس اپنا فرض سمجھتا۔۔۔۔۔۔

18سال کا ھوتے ہی عون نے سرداری سنبھال لیا۔۔۔۔۔

اور اپنی انا بی اور مانو بلی کے ڈھونڈنے کا کام شروع کر دیا۔۔۔۔

اور اب اپنے انا بی، مانو کو پاکر خوشی سے چیہرے پر روشنی سی چھائی تھی۔۔۔۔

"انا بی میں آغا جان کو بتاتا ھو،"

انا بی اب میں کوی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔۔۔

ابھی دونوں لوگ باتے کر رہی تھے کہ تبھی نظر ماہم پر پڑی۔۔۔۔۔۔ آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

انا بی کو معلوم تھا کہ ابھی ان دونوں میں دوسری جنگ عظیم چھڑنے والی ہے۔۔۔۔۔

اسی لیے وہ وہاں سے باہر نکل گی۔۔۔

سردار عون عباس جعفری سنبھالے اپنی مانو بلی کو۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک کی آنکھوں میں روشنی سی تھی، اپنی ملکیت کی خوشی۔۔۔دوسرے آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ غوصصے کی صاف جھلک تھی۔۔۔۔

"کیو آے ہیں آپ؟ کیا لے نے آے ہیں۔۔۔یا یہ دیکھنے آے ہیں کہ میں اور انا بی کیسے جی رہے ہیں؟"

ماہم بیڈ سے اٹھکر عون عباس جعفری کے کرتے کو سینے کے یہاں دبوچ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

آنسو آنکھوں کی باڑ پر اٹکا ہوا تھا۔۔جیسے ذبت سے اسے روکنے کی کوشش کی جا رہی ہو۔۔۔۔

"بولے نہ بولتے کیوں نہیں،،،

عون عباس جعفری غور سے ماہم کا چہرہ دیکھتے ہوئے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا،،اور آنکھوں پر اپنے عونابی ہوٹ رکھے شدت سے چوم لیا، جیسے ان آنسوؤں کو عزت بکھشی گی ہو۔۔۔۔

"جان جاناں،،،اس سب میں میری غلطی کہاں ہے، اگر اس وقت میری مانو بلی چھوٹی تھی تو میں بھی تو چھوٹا تھا۔۔۔"

اتنا نرم انداز اور باتیں سننے کی دیر تھی جیسے۔۔۔۔

ماہم، عون کے سینے پر سر رکھ کر دھاڑے مار کر رونے لگی،،

اور سردار عون عباس جعفری اپنی زندگی کو اپنی باہوں میں بھیچ کر رونے دیا،،

جانتا تھا یہ ساری محرومیاں آنکھوں سے نکل جائے تو اچھا ہے۔۔۔۔

"میری سردارنی چپ ہو جاؤ ورنہ میرے گاؤں میں باڑھ آجائے گی۔۔۔۔"

موسکوراتا لہجہ۔۔۔۔

آپ کو پتا ہے ،کتنا مشکل تھا ہمارے لئے، انا بی ایک بوتیک پر کپڑے سیلتی تھی، فر میں آٹھویں سے ٹیوشن کرانے لگی،،، پڑھای پوری ہوی تو جاب کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے سینے میں منہ چھپاے اپنے دل کی باتیں سنا دی۔۔۔۔۔۔۔

"سردارنی ساءی تمیی بہت مس کیا میں نے، بہوت یاد آتی تھی تمہاری۔۔۔۔

کبھی مجھے چھوڑ کے مت جانا"

سردار عون عباس جعفری نے اپنی زندگی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اسکے ان ننھے گڈڑوں میں نظرے اٹک گی۔۔۔

جھوک کے ان گڈڑوں کو عقیدت سے چوم لیا۔۔۔۔۔

اور ماہم شرماتے ہوئے وہاں سے واقآوٹ کر گی۔۔۔۔۔

آغا جان کو جیسے ہی پتا چلا وہ بھی چلے آئے اور ماہم، سکینہ بی سے معافی مانگی اور لیکر حویلی میں چلے گئے۔۔۔۔۔

حمزہ نے بھی معافی مانگی اور سبکو بتا دیا کہ میں نے ہی واشروم میں بند کردیا تھا۔۔۔

کہتے ہیں کہ عورت گھر کی نیو ھوتی ھے تو سہی بات ھے۔۔۔۔ حمزہ کی شخصیت میں جو جھول تھا وہ بھرنے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔

عون عباس کے کہنے پر رخصتی کی تیاری جورو پر تھی۔۔۔۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

تبھی ماہم اور حمزہ شہر جانے کے لئے نکلے۔۔لیکں ن اگلے گاؤں کے سامنے ہی انکی گاڑی کو گھیر کر عبدالخالق کے لوگوں نے فر اٹھے پکڑنے کے لئے آگے بڑھنے لگے تبھی،،،

ماہم نے حمزہ کو نکال دیا،،،،

"حمزہ جاؤ"

حمزہ کے جاتے ہی ماہم روڈ کے دوسری طرف بھاگنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

زبان پر دعائیں جاری ہے۔۔۔

"یا اللہ سردار ساءی کو بھیج دیں"

کی تبھی آگے سے بلیک b.m.w آتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔

یا اللہ دعائیں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں۔۔۔۔

گاڑی کے روکتے ہی عون عباس جعفری بھاگتے ہوئے نکلا۔۔۔

"ماہم،میری زندگی تم ٹھیک ھو"

ماہم کو عون اپنے باہوں میں بھیچ کر پوچھا۔۔۔۔۔

عون کے باڈی گارڈ ان لوگوں پر قابو پا چکے تھے۔۔۔۔

"ہا میں ٹھیک ہوں۔اللہ کا کرم ہے۔۔۔۔"

حمزہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

ہا وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔

لے چلو انکو،انکا فیصلہ میں خود کرونگا۔۔۔۔۔

"سردارنی ساءی گھر چلے،، اور مجھے بنا بتائے نکلنے کی کوشش مت کریگا۔ ۔ ۔ "

گاڑی میں بیٹھ کر سردار ساءی نے اپنی سردارنی ساءی کو وارن کیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

"سردار ساءی آپ مجھے ڈرا نہیں سکتے"

اچھا جی دکھتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔

گاؤں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ ۔ ۔ سبھی خوش تھے۔ ۔ ۔ آگے کی زندگی خوشحال گزرنے والی تھی۔ ۔ ۔ انشااللہ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

****

ختم شد

اسلام وعلیکم، یے میرا پہلا ناول ہے۔ ۔ ۔ اسمیں بہت ساری غلطیاں ہوئیں ہوگی۔ ۔ ۔ میں معافی چاہتی ہوں اس کے لئے۔ ۔ ۔ آپ اسے بتاے میں اسے سہی کرنے کی کوشش کرونگی۔ ۔ انشااللہ۔ ۔ ۔ ۔